

عہد نبوی ﷺ سے قبل مکہ مکرمہ میں ادارے کا تصور و کردار، ایک تجزیاتی مطالعہ

The Concept and Role Of Institutions In Macca Mukarrama Before The Era Of Prophet Muhammad (Saw): An Analytical Study

Muhammad Javed

P.hd scholar,

Department of Islamic studies University of Malakand, Dir Lower

Prof.Dr. Attaur Rahman

Dean Faculty of Arts, University of Malakand, Dir Lower

Abstract

The survival of any religion, ideology and society depend on the existence of a state. The survival of these superstructures need the protection of their collective values, peace and security and law and order which can't be ensured without a state. It testifies that a state has been the basic need since the inception of humanity. Out of the three basic pillars of a state, its success mainly depends on the pillar of a strong and reliable administration or executive. A state can neither develop and nor can it sustain its existence in case of a weak administrative set up. It is for this reason that prophet Muhammad (SWA) focused entirely on the administration of the affairs after establishing the state at Madina. He tried to solidify and strengthen the institutions of state like mosques, forces, education system, judicial system, social reformation or financial system of the state. He focused on all of the institutions and established a strong administrative setup. Due to these reformations the state of Madina was considered as one of the successful states of the world just in ten years duration of Muhammad (SAW). The success of these institutions were mainly dependently on the administrative setup which was trained in the company of Muhammad (SAW).

The concept of institutions existed before the era of prophet Muhammad (SAW) in the Arab society. There were strong institutional structures in the Arab society with a difference in their concepts and roles in the different tribes. Due to Baithullah in Mecca, it had a central place in the area and as such it had a large number of institutions with a comparative stronger structure. The study in hand analyzes the concept and role of institutions in Macca before prophet Muhammad (SAW) which includes the following aspects;

The study has carried out the denotative and connotative explanations of institutions and afterwards an analytical study of the institutional structure of Macca has been offered. The six pillars of the administrative institutional setup and its sub-institutions are given as follows;

Idarathul Madina: It was an institution of settlement or rehabilitation of Quraish.

Idarathul Dinnia: This institution has seven sub-institutions. 1)Alrifad (2) Sudana (3)Amara (4)Alifaza (5) Alayar (6)Soofa (7)Alnase

Idarathul Mallia: The three sub-institutions of this institution are. (1)Alelaf (2)Alhumus (3)Alzraeb

Idarathul Aaskariya: This institution has three sub-institutions which include. (1)Difa (2)Alquba wa alaena (3)Idaratul mareka

Idarhaul Diplomasia: The two sub-institution of this institution are. (1)Alsafara (2) Albareed

Idarathul Qaza: which can ensures the protection of the collective values

key words: *Macca Mukarrama, Aledara, Aledara tul Madaniya*

کسی بھی نظریے اور معاشرے کی بقا کے لیے ایک ریاست کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ کسی نظریے اور معاشرے کی بقا کے لیے اس کی اجتماعی اقدار کا تحفظ، امن و سلامتی اور اس کا نظم و ضبط ایک بنیادی ضرورت ہے۔ اور یہ ضرورت ایک ریاست کے بغیر پورا نہیں ہو سکتا۔ گو ریاست آغاز انسانیت سے آج تک ایک بنیادی ضرورت رہی ہے۔

کسی بھی ریاست کے تین بنیادی ستون ہوتے ہیں جسے مقننہ، عدلیہ اور انتظامیہ کہتے ہیں لیکن ریاست کی کامیابی کا زیادہ انحصار مضبوط اور قابل بھروسہ انتظامیہ پر ہوتا ہے۔ اگر انتظامیہ کمزور ہو تو ریاست نہ ترقی کر سکتی ہے اور نہ قائم رہ سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مدینہ میں قیام ریاست کے بعد حضورؐ نے ریاست کے انتظام پر بھرپور توجہ دی۔ اور اس کے اداروں کو مستحکم کرنے کی سعی کی۔ خواہ وہ مسجد ہو، فوج ہو، تعلیم و تربیت کا شعبہ ہو، قضا ہو یا معاشرتی اصلاح ہو یا مالیاتی نظام ہر ایک پر توجہ دی اور ایک مضبوط نظام قائم کیا، اور ریاست مدینہ کا شمار دنیا کے کامیاب ترین ریاستوں میں ہونے لگا، بلکہ ریاست مدینہ دنیا کی مثالی ریاست بن گئی۔ یہ ریاست حضورؐ نے صرف دس سال کے قلیل عرصے میں قائم کر کے کامیابی سے ہمکنار کیا۔ ان اداروں کی کامیابی میں منتظمین کا بنیادی کردار تھا اور یہ منتظمین دربار نبویؐ سے تربیت یافتہ تھے۔

عہد نبویؐ سے پہلے بھی عرب معاشرے میں نہ صرف ادارے کا تصور موجود تھا بلکہ مضبوط ادارے موجود تھے۔ لیکن ہر قبیلے میں ان اداروں کا تصور اور کام قدرے مختلف تھا۔ مکہ میں بیت اللہ ہونے کی وجہ سے ابتداء ہی سے ایک مرکزی حیثیت رکھتا تھا اس لیے یہاں پر ادارے نہ صرف زیادہ تھے بلکہ دیگر معاشرے سے زیادہ مضبوط تھے۔ یہ تحقیقی مقالہ مکہ مکرمہ میں عہد نبویؐ سے قبل "ادارے" کے تصور اور کردار کے متعلق ہے۔ یہ تحقیقی مقالہ درج ذیل مباحث پر مشتمل ہے۔

- i. "ادارے" کی لغوی و اصطلاحی تحقیق کی گئی ہے۔ اس کے بعد مکہ مکرمہ کی ادارتی نظام کا ایک تجزیاتی مطالعہ ہے۔ مکہ میں ادارتی نظام کے چھ بڑے ستون اور ان کے ذیلی ادارے بھی تھے۔ جو کہ حسب ذیل ہیں۔
- ii. الادارة المدنیة: یہ ادارہ قریش کی آباد کاری کے متعلق تھا۔
- iii. ادارہ دینیة: اس ادارے کے سات ذیلی ادارے تھے۔ (1) الرفادہ (2) سدانہ (3) عمارہ (4) الافاضہ (5) الایار (6) صوفہ (7) النسی
- iv. ادارة المالیة: اس ادارے کے تین ذیلی ادارے تھے۔ (1) الایلاف (2) الخمس (3) الضرائب
- v. الاداریة العسکریة: اس ادارے کے تین ذیلی ادارے تھے۔ (1) دفاع (2) القبة والاعنة (3) الادارة المعرکة
- vi. الادارة الدبلوماسية: اس ادارے کے دو ذیلی ادارے تھے۔ (1) السفارة (2) البرید
- vii. الادارة القضاء:

ادارے کے کی لغوی اور اصطلاحی تعریف: لفظ ادارہ کا مادہ قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے۔ جو تیسروں ہا کے لفظ سے

اس آیت میں آیا ہے۔ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ حِجَاةً حَاضِرَةً تُدْیِرُوْهَا بَيْنَكُمْ (1) اور کلمہ تدور اس آیت میں آیا ہے۔ یَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ (2)۔ اور مجموعہ مفسر اس آیت قرآنیہ میں فعل ثلاثی کی مشتقات کی ذیل میں لفظ دار مادہ دَوَّرَ (3) کا ذکر آیا ہے۔ کتب احادیث میں لفظ ادارہ کا ذکر اگرچہ مجھے نہیں ملتا، ہم شروع احادیث میں اس کا ذکر ملتا ہے۔

أَيُّ بَنِ أَبِي طَالِبٍ (اللَّهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ) أَمْرًا مِنَ الْإِدَارَةِ أَيُّ الْجَعْلِ الْحَقُّ دَائِرًا وَسَائِرًا (حَيْثُ دَارَ) (4)

محمد بن ابی بکر الرازی نے الصحاح (5) اور ابن منظور افرقی نے اللسان العرب (6) میں اور فیروز آبادی نے القاموس المحيط (7) میں اگرچہ کلمہ ادارہ ذکر نہیں کیا ہے مگر اس کی قریب قریب الفاظ کا ذکر کیا ہے۔ اور دوزی نے کلمہ "ادار" لفظ سیاست کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ مثلاً دبر امور یعنی ساس الرعیہ رعیت پر سیاست چلانا۔ اور اسی طرح لفظ ادار بمعنی جہد فی العمل (8) کسی عمل میں کوشش کرنا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ لفظ اب بھی اس معنی میں مستعمل ہے اور اس لیے ماہرین نے لفظ ادارہ مختلف شعبوں مثلاً عام سیاسی مباحث (9)، شہریت کے علوم اور اقتصادی و دفاعی اور عدالتی امور چلانے وغیرہ میں استعمال کیا ہے۔

مکہ میں ادارتی نظام: اس محدود منطقہ یعنی مکہ مکرمہ میں ادارتی حالات کی معلومات کافی زیادہ ہیں۔ اور مکہ میں قبل از اسلام سیادت ادارے بہت زیادہ تھے۔ جو ضروریات کی بنیاد پر قائم کی گئیں تھیں۔ مکہ میں یہ ادارے حج کے عبادات، امن وامان اور دفاع کے لیے قائم کی گئیں۔ تحقیقی مصادر اس سلسلے میں دو اہم شخصیات کی نشاندہی کرتی ہیں۔ (10) وہ دونوں قصی بن کلاب اور ہاشم بن عبد مناف ہیں۔ مکہ میں کئی قبائل گزرے ہیں۔ ابتداء حضرت اسماعیلؑ کی ولایت میں اور انتہاء خزاعہ کی ولایت میں۔ جس میں حجابہ، اور خزاعہ کے ادارے بیت اللہ کے لیے قائم تھے۔ (11) ہمارے لیے سب سے پہلا اور اہم ادارہ "الادارة المدنیة" ہے۔

الادارة المدنیة: اس ادارے کی وجہ سے قبائل قریش مکہ کی گھاٹیوں اور پہاڑوں کی چوٹیوں سے جمع ہو گئے اور مکہ کے لوگوں سے مربع (چوتھائی حصہ) جمع کیا۔ اس چوتھائی حصہ سے مکہ میں تعمیرات کیے گئے۔ اس سے پہلے مکہ میں بیت اللہ کی تعظیم کی وجہ سے مکہ والے تعمیرات نہیں کرتے تھے اور مکہ میں دن کے وقت بھی داخل نہیں ہوتے تھے۔ اور جب رات ہوتی تھی تو یہ لوگ حل کے احاطہ میں آتے تھے۔ قصی بن کلاب نے لوگوں کو جمع کر کے انہیں تعمیرات کی اجازت دے دی (12) پس بنو بغیض بن عامر اتر گئے۔ اور بنو تیم اور بنو محارب بن فہر مکہ کے میدانی علاقوں میں آباد ہو گئے۔ ان لوگوں کو "قریش الظواہر" کہتے تھے۔ (13) یعنی مکہ مکرمہ کے ظاہر میں رہنے والے۔ جبکہ اکثر قریش "قریش الباطح" یعنی بطحی وادی والے قریش کہلاتے تھے۔ اسی وجہ سے قصی "مجمعاً" (لوگوں کو جمع کرنے والا) کہلاتا ہے۔ (14) قصی نے اپنی قوم کے لیے دار الندوہ قائم کیا۔ (15) جو مکہ مکرمہ میں فیصلوں کا مرکز تھا۔ لوگ یہاں نکاح کے مجالس اور مشورے کرتے تھے، یہاں سے جنگ کے لیے جھنڈے بلند کیے جاتے تھے۔ یہاں کے مشورے میں چالیس سال سے زیادہ عمر والے بیٹھتے تھے۔ اسی

دارالندوہ ہی سے قریش کی تجارتی قافلے نکلتے تھے۔ اور واپسی پر یہاں قافلے اترتے تھے۔ (16) اصحاب دارالندوہ کو ملاء یعنی سردار کہا جاتا تھا۔ اور یہ لوگ مکہ مکرمہ کے سیاسی سماجی اور اقتصادی امور کی نظم و ضبط کے لیے ادارہ کی خصوصی افراد کی حیثیت رکھتے تھے۔ بغیر اس کے کہ ان کے سامنے کوئی لکھا ہوا قانون موجود ہوں۔ (قریش باقاعدہ لکھا ہوئے قانون کے نہیں بلکہ زبانی رسم و رواج اور بزرگوں کے آثار پر چلتے تھے) اس پر قرآنی اشارے موجود ہیں۔ مثلاً وَإِنَّا عَلَىٰ آثَرِهِمْ مُّقْتَدُونَ (17) جس سے ان لوگوں کی قانون کی وضاحت ہوتی ہے۔ (18)

ادارہ دینیہ: مذہبی امور کا ادارہ مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کی خدمت، مناسک حج کی ادائیگی، حجاج کی خدمت کے لیے مختص تھا۔ قصی بن کلاب کے بعد یہ ادارہ کئی خاندانوں میں بٹ چکا تھا۔ (19) اور ان اداروں میں اہم ادارہ یا وظیفہ (الرفادہ) تھا۔

الرفادہ: یہ ادارہ حجاج کرام کی ضیافت کا ادارہ تھا، پس قصی بن کلاب نے قریش پر ان کی اموال میں ایک حصہ مقرر کیا تھا جس سے بعام تیار کر کے عرفات و منیٰ میں حجاج کرام کو اس عقیدے کے ساتھ کھلایا جاتا تھا کہ حجاج کرام اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ (20) ابن اسحاق کی روایت کے مطابق قصی نے قریش سے کہا (یا معشر القریش تم اللہ تعالیٰ کے پڑوسی ہوں اور اللہ کے اہل بیت ہوں، اہل حرم ہوں اور یہ حجاج اللہ کے مہمان اور ان کے گھر کی زیارت کرنے والے ہیں۔ یہ لوگ مہمانداری کے زیادہ حقدار ہیں پس ایام حج میں ان کے لیے بعام کا بندوبست کرو۔ یہاں تک کہ یہ تم سے رخصت ہو جائے۔ پس انہوں نے ایسا ہی کیا۔ (21) عربی مصادر نے ہاشم کی عزت بیان کی ہے کہ یہ ادارہ ہاشم کے زمانے میں بہت مشہور ہوا۔ (22) الرفادہ بنی ہاشم میں مالدار لوگ چلاتے تھے۔ کیونکہ رفادہ چلانے میں مالداری اور غناء کی ضرورت ہوتی تھی پس یہ ادارہ مطلب بن ہاشم کو ملا اور بعد میں عبدالمطلب کو۔ عبدالمطلب نے اس ادارے کو منبوط کیا جس کی وجہ سے اپنی قوم میں معزز رہے۔ یہی وظیفہ اس کی نسل میں رہا جو بعد میں عباس بن عبدالمطلب کو ملا۔ اسلام غالب ہوا اور عباس رضی اللہ عنہ اس ادارہ پر قائم رہے۔ (23) اور جب ہاشم نے مکہ مکرمہ میں لوگوں کا پانی کے لیے احتیاج کو دیکھا کہ وہ دور دور سے پانی لاتے ہیں تو انہوں نے کنواں کھودا جو اس سے پہلے قصی نے کھودا تھا جس سے مکہ مکرمہ والوں کو پانی مہیا کیا۔ (24) اور مکہ مکرمہ میں سقایہ کی اہمیت کو واضح کیا۔ سقایہ کا محکمہ خوب اہمیت والا بنا۔ زم زم کا چشمہ کھودنے کے بعد چڑے کے حوضوں میں پانی جمع کرتے تھے ان حوضوں سے اونٹوں کے ذریعے مشک لا کر بھر دیئے جاتے تھے اور اس کی تمکین کو کم کرنے کے لیے اس میں کشمش اور کھجور ڈال دیئے جاتے تھے۔ (25) ہاشم اپنی حیات تک اللہ کی رضا کے لیے حاجیوں کو پانی

پلاتے رہے۔ (26) پھر یہ وظیفہ آپ کے پیچھے قائم رہا اور روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ عبدالمطلب حجاج کرام کو میٹھا پانی پلاتے تھے۔ (27) پھر آپ نے زم زم کا کنواں کھودا۔ (28) اور پانی میں کشمش ڈال کر حجاج کو پیش کرتے تھے۔ (29) اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سقایہ حجاج کو صرف پانی نہیں بلکہ عبدالمطلب حجاج کو دودھ شہد کے ساتھ پیش کرتے تھے۔ (30)

اور آپ کے بعد یہ شعبہ آپ کے بیٹے عباس رضی اللہ عنہ کے پاس رہا۔⁽³¹⁾ اور کچھ روایات ایسے بھی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اشراف قریش حجاج کی ضیافت میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے تھے۔⁽³²⁾ کہا جاتا ہے کہ سوید بن حرمی وہ پہلا شخص ہے جس نے حجاج کو پینے کے لیے دودھ دیا۔⁽³³⁾ اور ابو امیہ بن مغیرہ نے مسافروں کو "زاد الراکب" یعنی سفر خرچ دیا۔ اور ابو وداعہ سہمی نے حجاج کو شہد پلایا۔⁽³⁴⁾ اور یہ آیت اسی مقابلہ کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ یہ وظیفہ قریش کے مفاخر میں سے تھا، فرمان خداوندی ہے "أَجْعَلْنُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ" ⁽³⁵⁾ اسی طرح یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ سقایہ دراصل ایک انفرادی یا ذاتی صفت پر مبنی عہدہ نہیں تھا بلکہ یہ ایک اجتماعی عمل تھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سقایہ دراصل الرفادہ کا ذیلی ادارہ تھا۔

سدانہ: سدانہ جو حجابۃ البیت یعنی بیت اللہ کی نگرانی اور خانہ کعبہ کی زائرین کی قدر اور عزت و اکرام کرنے کا ادارہ تھا۔⁽³⁶⁾

قریش مکہ مکرمہ کے ہاں اہم ادارہ تھا اور خاص کر خانہ کعبہ جو عرب کا مقدس مقام تھا اس کی تولیت کرنے والا عثمان تھا جو بنی عبدالدار سے تھا پھر یہ ولایت عبدالعزیٰ بن عثمان پھر ابو طلحہ عبداللہ بن عبدالعزیٰ پھر اس کا بیٹا یہاں تک کہ مکہ مکرمہ فتح ہوا اور حضور ﷺ نے عثمان بن طلحہ کو اس پر برقرار رکھا۔⁽³⁷⁾ اور یہ وظیفہ تاحال عثمان بن طلحہ کے خاندان میں باقی ہے کیونکہ حضور نے عثمان سے کہا تھا کہ "خُذُوهَا يَا بَنِي طَلْحَةَ خَالِدَةً تَالِدَةً لَا يَنْزِعُهَا مِنْكُمْ إِلَّا ظَلَمٌ" ⁽³⁸⁾ یا ابی طلحہ اسے لے لو یہ آپ کے ساتھ ہمیشہ رہے گا تم سے یہ صرف ظالم لے سکتا ہے۔

عمارة: اور اسی طرح عمارہ بھی مفاخر قریش میں سے تھا قرآن کریم نے اس طرف اشارہ کیا ہے۔ "أَجْعَلْنُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ" ⁽³⁹⁾ عباس اور شیبہ بن عثمان اس کو چلاتے تھے اور اس ادارہ کا فرض یہ تھا کہ مسجد الحرام میں لوگوں کو برے باتوں اور برے کاموں سے روکے۔⁽⁴⁰⁾ اسی طرح دوسرے مذہبی ادارے بھی تھے لیکن یہ مذکورہ بالا اداروں سے چھوٹے تھے۔

الافاضہ: الافاضہ مزدلفہ سے رخصتی کا ادارہ تھا اور یہ ادارہ بنی عدوان کے پاس تھا۔ مزدلفہ سے بنی عدوان کے لوگ سب سے پہلے اٹھتے تھے۔ یہ ادارہ ان میں پشت در پشت چلا آ رہا تھا۔ زمانہ اسلام آیا تو یہ ادارہ ابو سیارہ عمیلہ بن الاعزل کے ساتھ تھا۔⁽⁴¹⁾

الایارہ: یہ ادارہ ہبل کے سامنے تیر مارنے کا تھا۔ اور ممکن ہے کہ یہ ادارہ بھی مالی قسم کا تھا کیونکہ الہیہ کے نام پر رقم جمع ہوتا تھا۔ اور اسلام نے اس ادارہ کو باطل قرار دیا۔ جس کی طرف قرآن مجید کی یہ آیت اشارہ کرتی ہے۔ "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

آمَنُوا إِنَّمَا الْحُمُرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ" ⁽⁴²⁾

صوفہ: صوفہ بھی ایک ادارہ تھا جو بنی جرہم کے ساتھ تھا جو الاجازہ کہلاتا تھا۔ یہ ادارہ لوگوں کو عرفات سے منیٰ کی طرف اُتروانے پر مامور تھا۔ یہ ادارہ جرہم کے ساتھ تھا لیکن قصی نے لڑکر یہ ادارہ ان سے چھین لیا جس کے بعد یہ ادارہ وہ چلاتا رہا۔ اور بعض روایات میں ہے کہ بنی جرہم کے ساتھ یہ ادارہ تھا یہاں تک کہ اس کا آخری شخص ختم ہوا۔ (43) اور پھر یہ ادارہ قریش کے مختلف خاندانوں میں تقسیم ہوا۔ یہاں تک کہ تمیم کے حوالہ ہوا۔ جیسا کہ ابن حزم نے اپنی کتاب جمہرہ میں بیان کیا ہے۔ (44)

النسیء: یہ ایک عجیب و غریب ادارہ تھا جو بنی کنانہ کے ساتھ تھا جو مہینوں کو الٹ پلٹتے تھے۔ یعنی بدلتے تھے یہ ادارہ بنو ثعلبہ بن حارث بن مالک کے ساتھ تھا اسے القلامہ کہا جاتا تھا۔ قلمس یعنی اس ادارے کا رہنما کھڑا ہو جاتا تھا اور ان سے پوچھا جاتا تھا کہ مؤخر کرد و محرم کو پس وہ محرم کو مؤخر کر دیتا تھا۔ (45) قرآن کریم نے اس کا ذکر کیا ہے اور اسے کفر کا ایک جز قرار دیا ہے "إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُخَلُّونَهُ عَامًا وَيُخَرِّمُونَهُ عَامًا" (46)

الادارہ المالیۃ: مکہ مکرمہ میں مالی ادارہ کو بڑی اہمیت حاصل تھی۔ یہ قول کافی حد تک درست ہو گا کہ کئی مذہبی و دینی شعبوں کو مختلف اطراف سے مربوط کر کے مکہ مکرمہ کو تجارتی اور مالی امور میں کامیاب بنایا گیا تھا۔ مکہ مکرمہ لقمہ و وق وادی میں واقع ہونے کی وجہ سے اس کا انحصار تجارت پر تھا اہل مکہ مکرمہ تجارت پیشہ تھے اور ان کی تجارتی بازار مکہ مکرمہ میں ہی تھا لوگ اہل مکہ مکرمہ کے لیے اشیاء لا کر ان پر فروخت کرتے تھے۔ (47) یہی مقامی تجارت تھی کہ ہاشم شام چلا گیا اور قیصر نے ہاشم کی عزت و احترام کیا، اور کہا کہ اس نے اس شخصیت کے بارے میں سنا تھا۔ ہاشم نے قیصر سے مطالبہ کیا کہ اس کے لیے ایک امان نامہ لکھ دے جس سے مکہ مکرمہ کی تجارت محفوظ ہو جائے اور یہ طریقہ ہاشم نے دوسرے قبائل کے اشراف و سادات سے کیا۔ (48) تحقیقی روایات اور مصادر کے مطابق ہاشم پہلا شخص ہے جس نے ایلاف پر عمل کیا۔ (49) "مختلف ماہرین نے ایلاف کو حلف، عہد اور عصام کے معنی میں لیا ہے"۔ پھر مطلب نے یمن کے ساتھ، عبدالشمس نے حبشہ کے ساتھ اور نوفل (باقی سے چھوٹا) نے عراق کے ساتھ معاہدات کیے۔ (50) جس سے اہل مکہ مکرمہ اس قابل ہو گئے کہ اپنی تجارت کو آس پاس کے ممالک کے ساتھ وسیع پیمانے پر چلائے۔ ہاشم نے تجارتی نظام کو مستحکم اور محفوظ کیا۔ اور اسے بیرونی اور اندرونی خطرات سے بچایا۔ اس مقصد کے حصول کے لیے حلف الفضول کا معاہدہ کیا گیا۔ (51)

جس میں پانچ خاندان قریش نے عہد کیا تھا کہ کسی مظلوم کو بغیر نصرت کے نہیں چھوڑا جائے گا۔ (52) اور ظاہر ہے کہ یہ حلف نامہ مکہ مکرمہ میں بعض تجارتی تجاوزات روکنے کے لیے عمل میں لایا گیا تھا۔

الحمس: مکہ مکرمہ میں یہ ایک نظام تھا جو اقتصادی قسم کے قوانین نافذ کرنے کا ادارہ تھا۔ مکہ مکرمہ والے اسے غیر قریش پر نافذ کرتے تھے۔ نظام ایلاف اور نظام الحمس میں ایک خاص تعلق تھا کیونکہ ایلاف قبائل عرب اور خارجی ممالک کے ساتھ معاہدوں کا نام تھا اور الحمس مکہ مکرمہ کے اندر ایام حج (ایام الموسم) میں داخلی نظام قبائل سے متعلق تھا۔ (53)

الضرائب: ضرائب سے مراد وہ مالی قضیہ جو اہل مکہ مکرمہ ٹیکس کے طور پر لیتے تھے۔ قریش نے اسے ایک عرف یا رواج بنا لیا تھا کہ مکہ مکرمہ میں وارد ہونے والوں سے ایک خاص قسم کا ٹیکس وصول کرتے تھے جسے وہ اپنی اصطلاح میں حق قریش کہتے تھے۔⁽⁵⁴⁾ پس قریش مکہ مکرمہ میں وارد ہونے والے اجنبیوں سے کچھ کپڑا یا قربانی کے اونٹ "بدنہ" سے کچھ حصہ لیتے تھے۔ اس کی مثال اس قول سے معلوم ہو سکتی ہے کہ "ظویلیم یعنی مانع الحرم" حج کے ارادے سے گیا تو مغیرہ بن عبد اللہ مخزومی کے مہمان ہوئے تو مغیرہ نے ارادہ کیا کہ اپنا ٹیکس / حق قریش حاصل کریں تو اس نے منع کیا۔⁽⁵⁵⁾ اور ایک قسم کا ٹیکس عشر کہلاتا تھا جو ہر بازار پر مقرر تھا عشر جمع کرنے والے عشر طلب کرتے تھے ان لوگوں سے جو بازار میں خرید و فروخت کرتے تھے اور ان کے زمین میں قیام کرتے تھے۔⁽⁵⁶⁾

ادارة العسکری (مکہ مکرمہ کا فوجی نظام): یہ مکہ مکرمہ اور اس کی تجارتی نظام کے امن اور دفاع کو یقینی بنانے کے لیے ضروری تھا۔ اور روایات سے معلوم ہے کہ مکہ مکرمہ کے دفاع کرنے والے قریش الطواہر ہی تھے۔ کیونکہ یہی لوگ جنگ والے اور مضبوط تھے اسے المناسر کمانڈر کہلاتے تھے۔⁽⁵⁷⁾ اور قریش بطحا یہ صاحب ثروت، مالدار اور سردار تھے جسے الضب یعنی حرم کے چٹے ہوئے لوگ کہتے تھے۔⁽⁵⁸⁾ ایک گروہ جو رضا کارانہ طور پر دفاع کے لیے موجود تھا جسے احابش کہا کرتے تھے۔ اہل مکہ مکرمہ احابش میں دفاعی حلف نامے کرتے تھے۔ حلف کچھ اس طرح ہوتا تھا: ہم اللہ کا حلف اٹھاتے ہیں کہ ہمارے لیے دوسروں پر ہاتھ اٹھانے کا جواز ہو گا جب رات نہ ہو اور دن واضح ہو اور حبشی اپنے ٹیلے پر ہو۔⁽⁵⁹⁾ ظاہر ہے کہ اہل مکہ مکرمہ احابش میں حرم کے دفاع کی قوت دیکھتے تھے اس لیے اہل مکہ مکرمہ ان کے حلیف بن جاتے تھے۔ اور یعقوبی نے اس حلف کو اس طرح بیان کیا ہے "احابش رکن کے پاس کھڑے ہو کر یہ حلف اٹھاتے تھے ایک شخص قریش میں سے اور ایک شخص احابش میں سے کھڑے ہو کر دونوں رکن پر ہاتھ رکھتے تھے اور یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے اور حرمت بیت اللہ اور مقام ابراہیم اور حرمت والے مہینوں کا حلف اٹھاتے تھے کہ تمام لوگ ایک دوسرے کی مدد کریں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ زمین اور اس کے اوپر جو کچھ ہیں میراث میں دے دے اسے حلف الاحابش کہا جاتا تھا۔⁽⁶⁰⁾ جب عام اعلان جنگ ہوتا تھا تو مالدار اسلحہ اور سامان جنگ مہیا کرنے میں شریک ہوتے تھے۔ عبد اللہ بن جدعان حرب فجار میں اپنی قوم بنو تمیم کو اسلحہ پہنچانے پر مامور تھا۔ پس اس نے 100 آدمیوں کو اسلحہ دیا اسے یوم شعطہ کہلایا۔ اور اپنی قوم اور احابش کو جو لباس دیا وہ اس سے علاوہ تھا۔⁽⁶¹⁾ اور سو آدمیوں کو سوانٹ دیئے اور بعض روایات میں کہا گیا ہے کہ ایک ہزار اونٹ دیئے۔ اور اس دن کو یوم شرب کہا گیا۔⁽⁶²⁾ جو لوگ ایام جنگ میں مکہ مکرمہ کے دفاع کے ضامن ہوتے تھے یہی لوگ آیام امن میں مکہ مکرمہ کے رہنے والوں کے لیے قیام امن کے ضامن ہوتے تھے۔ ان میں سے کچھ ادارے "القبة والاعنة" تھے۔⁽⁶³⁾

القبة والاعنة: یہ ادارہ بنی مخزوم کا تھا اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اسے چلاتے تھے۔ اور جو شخص مکہ مکرمہ والوں کے لیے اسلحہ جمع کرتا تھا۔ وہ عبد اللہ بن جدعان تھا بوقت ضرورت ان کو دیتا تھا۔⁽⁶⁴⁾

القيادة واللواء: فوجی اداروں میں القیادہ اور اللواء تھا یہ ادارہ بنو امیہ میں ابوسفیان بن حرب کی ذمہ داری تھی۔ ظہور اسلام تک یہ عہدہ ان کے پاس تھا۔ (65) مکہ مکرمہ والوں کے جھنڈے کا نام عقاب تھا۔ (66) فوجی تنظیم کا تقاضہ تھا کہ سرداران مکہ مکرمہ اپنے قبیلوں کی سرداری کرے پس ہر سردار اپنی قوم کے جوانوں کا ذمہ دار ہوتا تھا اور دوران جنگ جہاں ضرورت ہوتی تھی اس طرف اس کو متوجہ کرتے تھے۔ (67) جنگ کے دوران جنگ کو جنگی خطوط پر استوار کرنا اور جنگ جیتنے کی ذمہ داری ان کی تھی جو عام قریش کی قیادت کرتے تھے۔ (68)

ادارة المعركة: معرکہ جنگ کی ادارت دراصل قبائل کی تنظیم و تنسيق، دوران جنگ عام میدان جنگ کو چلانے کے متعلق تھا۔

الادارة الدبلوماسية: (ڈپلومیسی کا ادارہ)

وہ ادارے جو علم سمجھ بوجھ اور معاملہ فہمی سے تعلق رکھتے تھے مثلاً سفیر، خطیب، قضا، شاعر، برید، ترجمان وغیرہ۔ یہ ایک وسیع اصطلاح ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل ادارے تھے۔

السفارة: خارجی امور کے لیے سفارہ کا ادارہ تھا جو بنو عدی کے لیے خاص تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خاندان تھا۔ اہل مکہ مکرمہ عموماً عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بطور سفیر بھیجتے تھے اور آپ کا سفارت امن اور جنگ دونوں میں قابل قبول تھا۔ یہ وظیفہ خاص ذہانت چاہتا تھا۔ یہ ادارہ قبائل کے مزاج شناسی اور نسبی مقام کی پہچان سے تعلق رکھتا تھا۔ (69)

البرید: کچھ اشارات سے معلوم ہوتا ہے کہ محکمہ برید یعنی ڈاکخانہ مکہ مکرمہ میں قبل از اسلام متعارف تھا اور ورقہ بن نوفل کے ایک شعر میں اس کا ذکر ہے جو عثمان بن حویرث کی موت پر کہا جو ابن جفنہ الغسانی کے گھر میں قتل ہوا۔ جو راکب البرید یعنی ڈاکخانے کا شہسوار کے نام سے مشہور تھا۔ (70)

میت المظنة للبريد المقصد (71)

وركب البريد مخاطرًا عن نفسه

ترجمہ: برید کے لیے سوار ہوئے اور نفس سے ہاتھ دھوئے اور ڈاک کے مقصد کو پورا کرنے پر فوت

ہوئے۔

الادارة القضاء: مکہ مکرمہ میں جن اداروں کی طرف اشارات موجود ہیں ان میں سے ایک قضاء کا ادارہ ہے۔ اس ادارے میں قاضی ہوتے تھے۔ جو لوگوں میں فیصلے کرتے تھے۔ عامر بن ظرب بازاروں میں اور موسم حج میں بیٹھتے تھے اور لوگ مختلف قبائل سے آکر اپنے مسئلے بیان کرتے تھے اور یہ فیصلہ کرتا تھا۔ عامر کے بعد قاضی بنو تمیم کے خاندان سے ہوتے تھے جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا خاندان تھا۔ اور بنو تمیم کے شعراء نے اپنے قصائد میں فخر کے ساتھ ان باتوں کا ذکر کیا ہے جو بنی تمیم کے ساتھ خاص تھیں اور ان میں سے ایک لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتا تھا۔

خلاصہ بحث: الغرض عہد نبویؐ سے پہلے عرب معاشرے میں بالعموم اور مکہ مکرمہ میں بالخصوص ادارے کا تصور نہ

صرف موجود تھا بلکہ ادارے کافی پختہ حالت میں تھیں۔ جو مختلف کاموں کے سرانجام دینے کے لیے ہمہ وقت تیار تھیں۔ اور فرائض منصبی سرانجام دینے میں انتہائی مستعد تھے۔ مختلف امور کے لیے مختلف ادارے تھے۔ اور بعض ادارے مخصوص خاندانوں کے ساتھ منسلک تھیں، جو نسل در نسل چلے آ رہے تھیں۔

نتائج:

- (1) عرب معاشرے میں ادارے کا تصور و کردار موجود تھا
- (2) بیت اللہ کی موجودگی کی وجہ سے مکہ مکرمہ میں ادارے کا تصور کافی پختہ تھا۔
- (3) مرکزی شہر ہونے کی وجہ سے مکہ مکرمہ میں دیگر شہروں سے ادارے زیادہ تھیں۔
- (4) قریش بہت پہلے سے عرب معاشرے میں مرکزی حیثیت رکھتے تھے۔
- (5) ہر ادارے کا الگ کام اور ان کے لیے الگ لوگوں کا انتخاب تھا۔



This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/).

حوالہ جات (References)

1 - البقرة: 282

Albaqar:282

2 - الاحزاب: 19

Alahzab:19

3 - محمد فواد الباقی، المعجم المفهرس لالفاظ القرآن الکریم، دار الفکر، بیروت، 1401ھ/1981ء، ص 264

Muhammad Fawad albaqi, Almajam ul mufahras lealfaz ul Quran ul kareem, (Birut: Dar ul fikir, 1401H, 1981)p:264

4 - ابو العلامہ محمد عبدالرحمن بن عبدالرحیم المبارکپوری، تحفۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی، دار الکتب بیروت، ج 5، ص 338

Abu Alala Muhammad Abdur Rahman bin Abdur Rahim al Mubarakpuri, Tuhftul ahwazi Sharh Jamie Termizi, (Birut: Dar ul kutub) Volume:5, P338

5 - الرازی، ابو عبداللہ محمد بن ابی بکر عبدالقادر، مختار الصحاح، المکتبۃ العصریہ، بیروت، 1420ھ/1999ء، ج 1، ص 109

Alrazi, Abu Abdullah Muhammad bin abi Bakar Abdul Qadar, Mukhtar ul siyah, (Birut: Almaktaba ul Asria, 1420H/1999) VOLUME:1, P:109

6 - ابن منظور، ابو الفضل محمد بن مکرم، لسان العرب، دار الصادر، بیروت، 1388ھ/1968ء، ج 4، ص 295

Abni Manzoor, Abul Fazal Muhammad bin Mukarm, (Birut: Darul sadar, 1388H/1968) J4 , P : 295

7 - فیروز آبادی، ابو ظاہر محمد الدین محمد بن یعقوب، القاموس المحيط، مؤسسۃ الرسالۃ للطباعة والنشر والتوزیع، بیروت، 1426ھ/2005ء، ج 1، ص 220

Ferooz Abade, Abu Zahir Mujadu din Muhammad yaqoob, (Birut: Muasstul risala litaba wa Alnashar wa altawzee, 1426H/2005) VOLUME:1, P:220

8 - ریضخات دوزی، تکریم المعاجم العربیہ، ترجمہ: محمد سلیم النعمی، وزارہ الثقافہ، العراقیہ، 1401ھ/1981ء، ج 4، ص 434

Rinhart Doze, Takalamatul maajmul Arabia, Translation: Muhammad Saleem Al Naeeme, (wazartul Saqafa, Al Eraqia, 1401H/1981) V:4, P:434

9 - سلیمان محمد الطماوی، مبادی علم الادارہ العامہ، دار الفکر، بیروت، 1965ء، ص 21

Suleman Muhammad Altamade, Mubade Elemul Edar al amela, (Birut: Darul Fikar, 1965) P:21

10 - ابن ہشام، ابو محمد عبدالملک بن ہشام بن ابوب الحسین، السیرۃ النبویہ، مکتبہ ومطبعہ مصطفی الباقی، مصر، 1375ھ/1955ء، ص 111 تا 113

11 - ابن سعد، ابو عبداللہ محمد بن سعد بن منیع البہاشمی، الطبقات الکبریٰ، دار الصادر بیروت، 1408ھ/1987ء، ج 1، ص 52

Abni Hisham, Abu Muhammad Abdul Malik bin Hisham bin Ayoub al Hamere, Seeratul nabavea, (Egypt: Maktab wa matbaa Mustfa al babe, 1375H/1955) P:111 to 113 and Ibni Saad, Abu Abdullah Muhammad bin Saad bin Mune Alhashme, Altabaqat ul kubra, (Birut: Darul Sader 1408H/1987) V:1, P:52

11 - الازرقی، اخبار مکہ، ج 1، ص 59، وابن کثیر الفداء اسماعیل بن عمر، السیرۃ النبویہ (البدایہ والنہایہ)، دار المعرفۃ للطباعة والنشر والتوزیع

بیروت، 1395ھ/1976ء، ج 1، ص 61، 60

Al azraqe, Akhbare Macca, V:1, P:59 and Abne Kaseer abu alfeda asmail bin Umer, Alseratul nabavia (Albidaya wa alnihaya) (Birut: Darul marifa lltaba wa alnashar wa altawzee, 1395H / 1976) V:1, P:60,61

- 12۔ ابن سعد، الطبقات، ج 1، ص 55 واليعقوبي، احمد بن يعقوب بن جعفر، تاريخ اليعقوبي، دار صادر، بيروت، 1380 هـ/1960ء، ج 1، ص 240
Abin Saad, altabqat, V:1,P:55 and Alyaqobe,Ahmad bin yaqoob bin Jafa r , tarekh alyaqoobe, (Birut:Darul Sader,1380H/1960) V:1,P:240
- 13۔ ابن سعد، الطبقات، ج 1، ص 73 والبلاذري، الانساب، ج 1، ص 39 وابن الاثير، ابوالحسن علي بن ابي الكرم، الكامل في التاريخ، دار الكتب العربي، بيروت، 1417 هـ/1997ء، ج 1، ص 622
Abin Saad,Altabqat, V:1,P:73 and Albilazare,Alansab,J1,S39 and Abin Alaseer,abu alhasan Ali bin abe Alkarm, Alkamil fi tarekh, (Birut: Darul kitab alarbe,1417H/1997) V:1,P:622
- 14۔ ابن سعد، الطبقات، ج 1، ص 55 والازرقى، اخبار مکه، ج 1، ص 63 والبلاذري، الانساب، ج 1، ص 239 وابن الاثير، الكامل، ج 2، ص 13
Abin Saad,Altabqat, V:1,P:55 and Alazraqe,Akhbar Macca, V:1,P:63 and Albilazare,Alansab ,V:1,P:239 and Abin Alaseer,Alkamil,J2,P:13
- 15۔ السهيلي، ابوالقاسم عبدالرحمن بن عبدالله بن احمد، الروض الانف في شرح السيرة النبوية لابن هشام، دار الكتب المصرية، 1412 هـ/1991ء، ج 2، ص 55
Alsheel,Abul Qasem Abdur Rahman bin Abdullah bin Ahmad,Alrawzatul anef fi Sharha alseeratul nabavia leabin Hisahm (Egypt: Darul kutub,1412H/1991) V:2,P:55
- 16۔ ابن هشام، ابو محمد عبدالملك بن هشام، السيرة النبوية، شركة مكتبة مصطفی الهادي، مصر، 1375 هـ/1955ء، ص 125 وابن الاثير، الكامل، ج 2، ص 13
Abin Hisham,Abu Muhammad Abdul Malak bin Hishm,Alseeratul Anabavia,(Egypt: Shirkat Maktaba Mustufa Albabe,1375H/1955)P:125
- 17۔ الزخرف: 23
Alzukhruf:23
- 18۔ المحمدي، ابوالقاسم محمود بن عمرو بن احمد، الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل، دار الكتب، بيروت، 1407 هـ/1987ء، ج 3، ص 484 والرازي، ابو عبدالله محمد بن عمر بن الحسن، تفسير الرازي، دار احياء التراث، بيروت، 1420 هـ/2000ء، ج 27، ص 206
Alzamhashre,Abul Qasem Mehmood bin Umer bin Ahmad,Alkashaf an Haqaeq ghwamz altanzeel,(Birut:Darul kitab,1407H/1987) V:3,P:484 and Alraze,Abu Abdullah Muhammd bin Umer bin Alhasan,Tafseer Alraze,(Birut: Dar Ahya uturas,1420H/2000) V:27,P:206
- 19۔ ابن هشام، السيرة، ص 130 وابن سعد، الطبقات، ج 1، ص 72
Abin Hisham,Alserat,P:130 and Abin Saad,Al tabaqat, V:1,P:72
- 20۔ ايضاً
Ibid
- 21۔ ابن هشام، السيرة، ص 130 وابن سعد، الطبقات، ج 1، ص 73 والبلاذري، الانساب، ج 1، ص 53
Abin Hisham,Alseera,P:130 and Abin Saad,Atabqat, V:1,P:73 and Albelazare,Alansab, V:1, P53
- 22۔ ابن هشام، السيرة، ص 130 وابن سعد، الطبقات، ج 1، ص 73 والازرقى، اخبار مکه، ج 2، ص 67
Abin Hisham,Alseera,P:130 and Abin Saad,Altabqat, V:1,P:73 and Alazraqe,Akhbar Macca ,

V:2,P:67

²³۔ ابن ہشام، السيرة، ص 135 وابن سعد، الطبقات، ج 1، ص 81

Abin Hisham,Alseera,P:135 and Abin Saad,Altabqat, V:1,P:81

²⁴۔ ابن سعد، الطبقات، ج 1، ص 78 والازرقی، اخبار مکہ، ج 1، ص 69

Abin Saad,Altabqat, V:1,P:78 and Alazraqe,Akhbar Macca, V:1,P:69

²⁵۔ الازرقی، اخبار مکہ، ج 1، ص 66

Alazraqe,Akhbar Macca, V:1,P:66

²⁶۔ ابن سعد، الطبقات، ج 1، ص 78 والنویری، احمد بن عبد الوہاب بن محمد، نہایۃ الارب فی فنون الادب، دار الکتب، قاہرہ، 1423ھ /

2003ء، ج 16، ص 35

Abin Saad, Atabaqat, V:1,P:78 and Alnavere,Ahmad bin Abdul Wahab bin Muhammd,

Nehayatul arab fe funoonul adab,(Qahera:Darulkutub,1423H/2003), V:16,P:35

²⁷۔ المسعودی، علی بن الحسین، مروج الذهب ومعادن الجوهر، دارالاندلسی، بیروت، 1385ھ / 1965ء، ج 3، ص 103

Almasodi,Ali bin Alhusain, Murojul Zahab wa mavenul jawhar,(Birut,Darul undlase,1385H /

1965) V:3,P:103

²⁸۔ المسعودی، مروج الذهب، ج 2، ص 103 والازرقی، اخبار مکہ، ج 1، ص 70

Almasoode,murooju Zahab, V:2,P:103 and Alazraqe,Akhbar Macca, V:1,P:70

²⁹۔ الازرقی، اخبار مکہ، ج 1، ص 70

Alazraqe,Akhbar Macca, V:1,P:70

³⁰۔ ایضاً

Ibid

³¹۔ السیوطی، عبد الرحمن بن ابی بکر جلال الدین، الدر المنثور، دار الفکر، بیروت، ج 4، ص 144 وابن عبد ربہ، العقد الفرید، ج 3، ص 236

Alsuete,Abdur Rahman bin abi bakar Jalalud din,Aldurul mansoor,(Birut:Darulfikar) V:4 ,

P:144 and Ibin Abdiraba,Alaqdul fareed, V:3,P:236

³²۔ الزبیری، ابو عبد اللہ مصعب بن عبد اللہ، نسب قریش، دار المعارف، قاہرہ، ص 197، 32

Alzubere,Abu Abdullah Masab bin Abdullah,Nasab Qurash,(Qahira,Darul maaref)P:32,197

³³۔ ایضاً

Ibid

³⁴۔ ابن حبیب، المحبر، ص 177

Ibin Habeeb,Almuhabber,P:177 and

³⁵۔ التوبة: 19

Altawba:19

³⁶۔ الالوسی، محمود شکر، بلوغ الارب فی احوال العرب، دار السلام، بغداد، 1314ھ / 1896ء، ج 1، ص 24، 249 وابو الفضل، احمد، مکہ

فی عصر ما قبل الاسلام، مطبوعات الملك عبد العزيز، الرياض، 1398ھ / 1978ء، ص 60

Alalose,Mihmood Shakre,Baloghul arab fe ahwalul arab,(Bughdad:Darul Islam,1314H/ 1896)

V:1,P:24,249 and Abul Fazal,Ahmad,(Alriaz: Matbuatul almalk Abdul Aziz,1398H/ 1978)P:60

³⁷۔ الازرقی، اخبار مکہ، ج 1، ص 22 وابو الفضل، مکہ، فی عصر ما قبل الاسلام، ص 60

- Alazraqe, Akhbar Macca, V:1, P:22 and Abu Alfazal, Macca fe asar ma qabalul islam, P:60
 38۔ الطبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب، المحکم الکبیر، مکتبہ ابن تیمیہ، القاہرہ، 1415ھ/1994ء، ج 11، ص 120 و ابن ہشام،
 السیرۃ، ص 412
- Altibrane, Abu Alqasim Suleman bin Ahmad bin Ayoub, Almajmul kabeer, (Alqahira: Maktaba
 ibin Temiya, 1415H/1994) V:11, P:120 and Ibni Hisham, Alseerat, P:412
 39۔ التوبۃ: 19
 Altawba: 19
- 40۔ الطبری، تفسیر الطبری ج 14، ص 172 و ابن حجر، الاصابۃ، ج 2، ص 271 و ابن عبد ربہ، ابو عمر شہاب الدین احمد بن محمد بن عبد ربہ، العقد
 الفرید، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1404ھ/1983ء، ج 3، ص 236
- Altabare, Tafseer Altabre, V:14, P:172 and Ibni Hajar, Alasaba, V:2, P:271 and Ibin Abdiraba,
 Abu Umar Shahabul Din Ahmad bin Abdiraba, Alaqdul Alfareed, (Birut: Darul kutub Alelmea ,
 1404H/1983) V:3, P:236
 41۔ ابن ہشام، السیرۃ، ص 120 و ابن کثیر، السیرۃ النبویہ، ج 1، ص 95
 Abin Hisham, Alserat, P:120 and Ibin Kaseer, Alseertul Anabvia, V:1, P:95
 42۔ المائدہ: 90
 Almaeda: 90
- 43۔ ابن ہشام، السیرۃ، ص 119 و الطبری، تاریخ طبری، ج 2، ص 257
 Ibin Hisham, Alserat, P:119 and Altabare, Tarekh Tabare, V:2, P:257
 44۔ ابن حزم، جمہرہ، ص 12
 Abin Hazam, Jamhara, P:12
- 45۔ ابن ہشام، السیرۃ، ص 43 و ابن حبیب، ابو جعفر محمد بن حبیب بن امیہ، المحبر، دار الافاق، بیروت، ص 156
 Ibin Hisham, Alserat, P: 43 and Ibin Habeeb, Abu Jafar Muhammad bin Habeeb, Almuhabar,
 (Birut: Darul Afaq) P:156
 46۔ التوبۃ: 37
 Altawba: 37
- 47۔ القالی، ابو علی اسماعیل بن القاسم البغدادی، ذیل الامالی، دار الکتب، مصر، 1344ھ/1926ء، ص 201
 Alqale, Abu Ali Ismail bin Alqasem Albughdade, Zeelul Amale, (Egypt: Darul kutub, 1344H/
 1926) P:201
 48۔ الطبری، تاریخ طبری، ج 2، ص 252 و ابن الاثیر، الکامل، ج 2، ص 16
 Altabare, Tarekh Tabre, V:2, P:252 and Ibin Alaseer, Alkamil, V:2, P:16
 49۔ ابن سعد نے ایلاف کو حلفاً کے معنی میں استعمال کیا ہے۔ ابن حبیب نے کلمہ ایلاف استعمال کیا ہے۔ بلاذری نے عصام کے معنی میں استعمال
 کیا ہے۔ طبری نے عصام اور جعل کے دو کلموں سے استعمال کیا ہے۔ جبکہ القالی نے عہد کے معنی میں استعمال کیا ہے۔
 ابن سعد، الطبقات، ج 1، ص 75۔ ابن حبیب، المحبر، ص 162
 Ibin saad, Altabaqat, V:1, P:75 and Ibin Habeeb, Almuhabber, P:162
 50۔ ابن حبیب، المحبر، ص 162 و الثعلبی، ابو منصور عبد الملک بن محمد بن اسماعیل، ثمار القلوب فی الصاف المنسوب، دار المعارف، مصر،
 1385ھ/1965ء، ص 115

Ibin Habeeb,Almuhabber,P:162 and Alsalabe,Abu Mansoor Abdul malik bin Muhammad bin Isamail,Samarul quloob fe alzaful mansoob,(Egypt: Darul maref,1385H/1965)P:115

51۔ حضورؐ نے فرمایا "شهدت حلف المطيبين مع عمومتي وأنا غلام، فما أحب أن لي خمر النعم وأني أنكته" امام احمد، ابو عبد اللہ احمد

بن محمد بن حنبل الشيباني، مسند احمد، دار الحديث، القاہرہ، 1416ھ/1995ء، ج2، ص301 وابن سعد، الطبقات، ج1، ص126
Imam Ahmad,Abu Abdullah Ahmad bin Muhammad bin Hambal Alshebane,Musnad Ahmad,
(Alqahera:Darul Alhadees,1416H/1995) V:2,P:301 and Ibin Saad,Altabaqat, V:1,P:126

52۔ ابن ہشام، السیرہ، ص122 وابن سعد، الطبقات، ج1، ص126

Ibin Hisham,Alseerat,P:122 and Ibin Saad,Altabaqat, V:1,P:126

53۔ ابن سعد، الطبقات، ج1، ص72 وابن حبيب، المحبر، ص178

Ibin Saad,Altabaqat, V:1,P:72 and Ibin Habeeb,Almuhabbar,P:178

54۔ الازدی، ابن درید ابو بکر محمد بن الحسن، الاشتقاق، دار الجلیل، بیروت، 1411ھ/1991ء، ج1، ص282

Alezde,Ibin Dareed Abu Bakkar Muhammd bin Alhasan,Alishtiqaq,(Birut:Darul Jaleel,
1411H/1991) V:1,P:282

55۔ مانع الحرمین اس شخص کا لقب پڑ گیا کہ حرم کا حق منع کیا۔ ابن درید، الاشتقاق، ج1، ص282

Ibin Dareed,Alishteqaq, V:1,P:282

56۔ ابن منظور، لسان العرب، ج4، ص568 و الزبیدی، ابو الفیض محمد بن محمد، التاج العروس من جواهر القاموس، دار الھدایۃ بیروت،

ج3، ص400

Ibin Manzoor,Lisanul Arab,V:4,P:568 and Alzabede,Abu Alfaiz Muhammad bin Muhammad,
Altajul uroos min jawahirul qamoos,(Birut:Darulhidaya) V:3,P:400

57۔ البلاذری، الانساب، ج1، ص39 وابن الاثیر، الکامل، ج2، ص13

Albilazere,Alansab, V:1,P:39 and Ibin Alaseer,Alkamil, V:2,P:13

58۔ البلاذری، الانساب، ج1، ص40 وابن الاثیر، الکامل، ج2، ص13

Albilazere,Alansab, V:1,P:40 and Ibin Alaseer,Alkamil, V:2,P:13

59۔ ابن رشیق، ابا علی الحسن ابن رشید القیروانی، العمدة فی محاسن الشعر وآدابہ، مطبعة السعادة، مصر، 1383ھ/1964ء، ج3، ص194

Ibin Rasheeq,Abu Ali Alhasan ibin Rasheed Alqerwane,Alumda fe mahasn alsher wa adabhu,
(Egypt: Matbatul Saadat,1383H/1964) V:3,P:194

60۔ الیعقوبی، تاریخ، ج1، ص212

Alayaqobe, Tarekh, V:1,P:212

61۔ ابن الاثیر، الکامل، ج1، ص359

Ibin Alaseer,Alkamil, V:1,P:359

62۔ النوری، نھایۃ الارباب، ج15، ص429 و العصامی، عبد الملک بن حسین بن عبد الملک، سطر النجوم العوالی فی انباء الاوائل والتوالی، دار العلمیۃ

بیروت، 1419ھ/1998ء، ج1، ص196

Alnore,Nihayatul arab, V:15,P:429 and Alasame,Abdul Malik bin Hussain bin Abdul Malik,
Samtul njoomul awale fe anbaul alawael wa tawale, (Birut: Darul alelmia,1419H /1998)

V:1,P:196

63۔ ابن عبد ربہ، العقد الفرید، ج2، ص226 و ابن الاثیر، ابو الحسن علی بن ابی اکرم، اسد الغابہ، دار الفکر، بیروت، 1409ھ/

1989ء، ج 2، ص 93

Ibin Abderaba,Alaqdul fareed, V:2,P:226 and Ibin Alaseer,Abu Alhasan Ali bin abe Alkaram, Usodul ghaba,(Birut:Darulfikar,1409H/1989) V:2,P:93

⁶⁴ - جادا المولى، ايام العرب، ص 329

Jadul mawlode,Ayamul Arab,P:329

⁶⁵ - ابن حبيب، المحبر، ص 164 والازرقى، اخبار مكة، ج 1، ص 71 وابن عبد ربه، العقد الفريد، ج 3، ص 236

Ibin Hbeeb,Almuhabber,P:164 and Alazraqe,Akhbar Macca, V:1,P:71 and Ibin Abderaba, Alaqdul fareed, V:3,P:236

⁶⁶ - ابن عبد ربه، العقد الفريد، ج 3، ص 436 وابن الاثير، الكامل، ج 1، ص 588

Ibin Abderaba,Alaqdul fareed, V:3,P:436 and Ibin alseer,Alkamil, V:1,P:588

⁶⁷ - الازرقى، اخبار مكة، ج 1، ص 63

Alazraqe,Akhbar Macca, V:1,P:63

⁶⁸ - ذاكتر جواد على، المفصل في التاريخ العرب قبل الاسلام، دار العلم للملايين، بيروت، 1970ء، ج 5، ص 250

Dr Jawad Ali,Almufassal fe Altarekhul Arab Qbalal Islam,(Birut:Darulelam lilmaleen,1970) V:5,P:250

⁶⁹ - ابن الجوزي، ابوالفرج عبد الرحمن بن علي، تاريخ عمر، دار البشائر الاسلاميه، بيروت، ص 22

Ibin Aljawze,Abu Alfaraj Abdur Rahman bin Ali,Tareekh Umar,(Birut:Darul bashaer alislamia) P:22

⁷⁰ - الزبيرى، ابوعبد الله مصعب بن عبد الله بن ثابت، نسب قريش، دار المعارف، قاهره، ص 210

Alzubere,Abu Abdullah Masab bin Abdullah bin Sabet,Nasab Quresh,(Qahera: Darul maref)P:210

⁷¹ - ايضاً

Ibid